115306-پنیر کے مصدر کا علم نہ ہونے کی شکل میں استعمال کرنے کا حکم

سوال

بہت ساری پنیر کی ایسی اقسام ایسی ہیں جس کی خریداری تو ہم کرلیتے ہیں لیکن اس میں (rennet) مواد پایا جاتا ہے اس کا علم نہیں ہوتا، کہ وہ کہاں سے نکالا گیا ہے، ایسے پنیر کا حکم کیا ہوگا؟

پسندیدہ جواب

پنیر میں زردی مائل سفید مادہ (rennet) ڈالا جاتا ہے جو زردی مائل سفید رنگ کا اور چمڑے کی پوٹلی میں پایا جاتا ہے، جسے بچھڑے کے پیٹ یا پھر حاملہ جانور سے نکالا جاتا ہے، اس مادہ کی قلیل سی مقدار دودھ میں ڈالی جاتی ہے جس سے وہ پنیر بن جاتا ہے، جسے بعض علاقوں میں مجبنۃ بھی کہتے ہیں.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (155/5).

اس مادہ کو کے مصدر کے اعتبار سے اس کا حکم بھی مختلف ہوگا، اگر تو اسے کسی ایسے جانور سے نکالا گیا ہو جو شرعی طریقہ سے ذبح کیا جائے اور وہ جانور طاہر و پاکیزہ ہو تو یہ پنیر طاہر اور کھایا جائیگا، لیکن اگر اسے کسی مردہ جانور یا ایسے جانور سے نکالا گیا جو شرعی طریقہ کے مطابق ذبح نہیں کیا گیا تو اس میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے.

جمہور فقہاء جن میں مالکی، شافعی اور حنبلی شامل ہیں اسے نجس قرار دیتے ہیں، اور ابو حنیفہ اور امام احمد ایک روایت میں اسے طاہر کہتے ہیں، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اسے راجح قرار دیا ہے.

ان کا کہنا ہے:

"ظاہر یہی ہوتا ہے ان کا یعنی مجوسیوں کا پنیر حلال ہے، چاہے وہ مردہ جانور کے مادہ سے بنایا گیا ہو اس کا دودھ طاہر ہے" انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی (102/21).

شیخ الاسلام ایک اور جگہ پر کہتے ہیں:

"اور ان یعنی بعض باطنی کفار فرقوں کا جانور سے مادہ نکال کر پنیر بنانا کے بنائے ہوئے پنیر میں علماء کرام کے دو مشہور قول ہیں، جس طرح عام مردار کے مواد اور مجوسیوں اور فرنگیوں کے ذبح کردہ جانور سے نکالے گئے مواد میں دو قول ہیں، ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ذبح نہیں کرتے.

امام ابو حنیفہ اور امام احمد ایک روایت میں کہتے ہیں کہ یہ پنیر حلال ہے، کیونکہ اس قول کے مطابق مردہ جانور کا مادہ طاہر ہے، اور جانور مرجانے سے یہ مادہ نہیں مرتا، اور اس کا نجس برتن میں ہونا اسے نجس نہیں کرتا.

اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ یہ پنیر نجس ہے، کیونکہ ان کے ہاں مردہ جانور کا دودھ اور اس کے مادہ نجس ہے، اور جس کا ذبیح نہیں کھایا جاتا تو اس کا ذبح کردہ مردہ جانور جیسا ہی ہوگا.

پہلے اور دوسرے قول والوں نے صحابہ کرام سے منقول آثار سے استدلال کیا ہے.

پہلے قول والے کہتے ہیں کہ صحابہ کرام نے مجوسیوں کا بنایا ہوا پنیر کھایا ہے.

اور دوسرے قول والے نقل کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے وہ پنیر کھایا جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ یہ نصاری کا پنیر ہے.

تو یہ مسئلہ اجتھادی ہے، مقلد کو حق ہے وہ اس میں کسی بھی قول کا فتوی دینے والے کی تقلید کرلے" انتہی.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (154/35).

اور اگر راجح یہ ہے تو پھر پنیر بنائے جانے والے مواد کے متعلق علم ہو کہ وہ ذبح کردہ سے نکالا گیا یا غیر ذبح کردہ سے نکالا گیا ہے یا علم نہ ہو یہ برابر ہے، اور اس سے بنائے گئے پنیر کو کھانے میں آپ پر کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم.